"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ماہنامہ

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجرت 1357 ہش — مئی 1978ء

5
1978

ایڈیٹر
نورالدین منیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجرت ۱۳۵۷ھ ش

(مئی ۱۹۷۸ء)

مدیر اعلیٰ :-

نورالدین منیر ایم۔اے

ادارۂ تحریر :-

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر شاہد

بدل اشتراک :-

پاکستان :- پانچ روپے

فی پرچہ :- پچاس پیسے

ترتیب

حیات و وفات مسیح ابن مریمؑ	صـ۲
نظم	صـ۴
مدینہ منوّرہ میں اوّلین مبلّغ	صـ۵
کچھ جاپانی زبان کے متعلق	صـ۸
یادوں کے چراغ	صـ۱۱
سیرالیون کے چیف گمانگا اللہ کو پیارے ہو گئے۔	صـ۱۵
جزائر فیجی میں یوم میلاد النبیؐ اور یوم مصلح موعود کے کامیاب جلسے۔	صـ۱۷
کلام الامام امام الکلام	صـ۲۱
اشتہارات	صـ۲۲

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

فون نمبر :- ۶۷۸

کتابت :- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۴ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجرت ۱۳۵۷ھش

(مئی ۱۹۷۸ء)

حیات و وفاتِ مسیح ابنِ مریمؑ

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے کے بارہ میں ہمارے پاس اس قدر یقینی اور قطعی ثبوت ہیں کہ ان کے مفصل لکھنے کے لئے اِس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں۔ پہلے قرآن شریف پر نظرِ غور ڈالو اور ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کہ کیونکر وہ صاف اور بیّن طور پر عیسیٰ بن مریم کے مرجانے کی خبر دے رہا ہے جس کی ہم کوئی بھی تاویل نہیں کر سکتے۔ مثلاً یہ جو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کی طرف سے فرماتا ہے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کیا ہم اِس جگہ توفّی سے نیند مراد لے سکتے ہیں؟ کیا یہ معنے اِس جگہ موزوں ہوں گے کہ جب تُو نے مجھے سُلا دیا اور میرے پر نیند غالب کر دی تو میرے سونے کے بعد تُو ان کا نگہبان تھا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ توفّی کے سیدھے اور صاف معنے جو موت ہے وہی اِس جگہ چسپاں ہیں۔ لیکن موت سے مراد وہ موت نہیں جو آسمان سے اُترنے کے بعد پھر وارد ہو۔ کیونکہ جو سوال اُن سے کیا گیا ہے یعنی اُن کی اُمّت کا بگڑ جانا۔ اس وقت کی موت سے اس سوال کا کچھ علاقہ نہیں۔ کیا نصاریٰ اب صراطِ مستقیم پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں؟ کیا یہ سچ نہیں کہ جس امر کے بارے میں خدا تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم سے سوال کیا ہے وہ امر تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ہی کمال کو پہنچ چکا ہے۔ ماسوا اس کے حدیث کی رُو سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہو جانا ثابت ہے چنانچہ تفسیر معالم کے صفحہ ۱۶۲ میں زیرِ تفسیر آیت یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ لکھا ہے کہ علی بن طلحہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اِنِّیْ مُمِیْتُكَ یعنی میں تجھ کو مارنے والا ہوں۔ اس پر دوسرے اقوال اللہ تعالیٰ کے دلالت کرتے ہیں، قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ۔ اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ۔ اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ غرض حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اعتقاد یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور ناظرین پر واضح ہو گا کہ حضرت ابن عباس قرآن کریم کے سمجھنے میں اوّل نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارہ میں اُن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بھی ہے۔"

(ازالہ اوہام صـ ۱۲۴، صـ ۱۲۵)

"امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسی غرض سے آیت کریمہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ کو کتاب التفسیر میں لایا ہے اور اس ایراد سے اس کا منشاء یہ ہے کہ تا لوگوں پر ظاہر کرے کہ تَوَفَّیْتَنِیْ کے لفظ کی صحیح تفسیر وہی ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے ہیں۔ یعنی مار دیا اور وفات دے دی۔ اور حدیث یہ ہے عن ابن عبّاس انّہٗ یجاءُ برجالٍ من امّتی فیوخذبھم ذات الشمال فاقول یاربّ اصحابی فیقال انّک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدًا مادُمت فیھم فلمّا توفّیتنی کُنت انت الرّقیب علیھم۔ صفحہ ۶۶۵ بخاری ۴۹۳ بخاری یعنی قیامت کے دن میں بعض لوگ میری اُمّت میں سے آگ کی طرف لائے جائیں گے تب میں کہوں گا کہ اے میرے ربّ! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ تب کہا جائیگا کہ تجھے ان کاموں کی خبر نہیں جو تیرے پیچھے ان لوگوں نے کئے۔ سو اِس وقت میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندے نے کہی تھی یعنی مسیح ابن مریم نے جبکہ اس کو پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ تُو نے تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے ماننا۔ اور وہ بات (جو میں ابنِ مریم کی طرح کہوں گا) یہ ہے کہ میں جب ان میں تھا ان پر گواہ تھا پھر جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو اس وقت تُو ہی ان کا نگہبان اور محافظ اور نگران تھا۔ اِس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قصّہ اور مسیح ابن مریم کے قصّہ کو ایک ہی رنگ کا قصّہ قرار دے کر وہی لفظ فلمّا توفّیتنی کا اپنے حق میں استعمال کیا ہے جس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلمّا توفّیتنی سے وفات ہی مراد لی ہے۔" (ازالہ اوہام صـ ۴۸۵، صـ ۴۸۶)

(باقی صفحہ ۲ پر)

آئے وہ لمحہ بھر کے لئے اور سما گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے دل و نگاہ میں وہ یوں سما گئے ❊ جب بھی اُٹھی نظر تو یہ سمجھا وہ آ گئے
بیٹھا تھا اُن کے ہجر کے غم میں بہت اُداس ❊ آئے وہ لمحہ بھر کے لئے اور سنسا گئے
جانے کو تھا تلافیٔ مافات کے لئے ❊ لیکن زہے نصیب کہ وہ خود ہی آ گئے
باتیں تمہاری بُوئے وفا سے ہیں عطر بیز ❊ جاتے ہوئے مجھے وہ یہ مژدہ سُنا گئے
حل آج تک یہ عقدۂ مشکل نہ ہو سکا ❊ مَیں اُن میں کھو گیا کہ وہ مجھ میں سما گئے
سرکا نقاب چہرہ سے جب اُن کے ناگہاں ❊ ارمان تھے جو دِل میں وہ لب تک بھی آ گئے
ایسے بھی راہِ عشق و محبّت میں موڑ ہیں ❊ اہلِ وفا بھی آ کے جہاں ڈگمگا گئے
مانگی خُدا سے ترکِ محبّت کی جب دُعا ❊ آنکھوں میں جانے کیوں مری پھر اشک آ گئے
ظاہر کیا جب ارض و سما نے کچھ اِنحراف ❊ وسعت میں میرے دل کی وہ آ کر سما گئے

ہے موت اُن کی رہ میں بقائے دوامِ ما
کھویا جنہوں نے خود کو وہی اُن کو پا گئے

محمّد صدّیق امرتسری
سابق مبلّغ انگلستان و مغربی افریقہ

مدینہ منوّرہ میں اوّلین مبلّغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدر صحابی حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغ سے مدینہ منوّرہ میں اسلام کا نور خوب چمکا۔ آپ کو خود حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منوّرہ بھجوایا تھا۔ ذیل کے مضمون میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیفؔ نے صحابی مذکور کی تبلیغ کے دلچسپ واقعات بیان کئے ہیں۔ تبلیغ کے میدان میں سلفِ صالحین کا طریقِ کار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہونا چاہیئے۔ اگلے شمارہ میں بھی انشاء اللہ اس موضوع پر بعض واقعات پیش کئے جائیں گے۔

(ایڈیٹر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں آمد سے قبل مدینہ میں اسلام کی اشاعت ہونے لگ گئی تھی۔ بارھویں سنِ بعثت میں مدینہ سے بارہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کی کہ کوئی شخص بھجوائیں جو ہمیں اسلام اور قرآن سکھائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کو بھجوایا۔ اُس زمانہ میں مبلّغ کو مُقری یعنی قرآن پڑھانے والے کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ حضرت مصعبؓ کی پرورش انتہائی ناز و نعمت میں ہوئی تھی۔ وہ ماں باپ کے بہت لاڈلے تھے۔ اُن کے حالات میں لکھا ہے وہ مکّہ میں سب سے زیادہ اور اچھی خوشبو استعمال کرنے والے تھے۔ شکل کے لحاظ سے بہت شکیل اور حسین تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں بہت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اب لبسا اوقات تن ڈھانکنے کو مناسب کپڑا بھی میسّر نہ ہوتا تھا۔ انکی نرم و نازک جلد اب خشک اور سخت ہو گئی تھی۔ مدینہ میں آئے تو بنو نجار کے ایک ممتاز فرد حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے مکان پر قیام کیا۔ دونوں مل کر تبلیغِ اسلام کے کام میں جُت گئے۔ مصعبؓ ایک ایک گھر جاتے۔ قرآن پڑھاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے دونوں نے مل کر مسلمانوں کی تنظیم کی۔ اسلام میں پہلی نمازِ جمعہ اسعدؓ کے ہی مکان پر پڑھی گئی جس میں جمعہ کی نماز کے بعد دعوتِ طعام کا بھی انتظام کیا گیا۔

اشتعال کا جواب تحمّل اور بُردباری

جب مدینہ کے ہر گھر میں اسلام کا چرچا شروع ہوا اور ہر گھر میں سے لوگ حلقہ بگوشِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے لگے تو اوس قبیلہ کے مشہور سردار سعدؓ بن معاذ جو اسعدؓ بن زرارۃ کے خالہ زاد بھائی تھے انہوں نے اپنے رشتہ دار اسیدؓ بن حضیر سے کہا کہ مصعبؓ بن عمیر اور اسعدؓ بن زرارۃ کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکنا چاہیئے اُدھر اسعدؓ بن زرارۃ مصعبؓ کو ساتھ لے کر بنو عبدالاشہل کے گھروں میں تبلیغ کے لئے آئے۔ سعدؓ بن معاذ نے اسیدؓ بن حضیر سے کہا تم جاکر ان کو منع کرو کہ یہ ہمارے گھروں میں آنے سے رُک جائیں۔ ہمارے سادہ لوح لوگوں کو ورغلانے سے باز آجائیں۔ اور خود سامنے اِس لئے نہ آئے کہ اُن کی اسعدؓ بن زرارۃ سے قرابت داری تھی چنانچہ اسیدؓ بن حضیر نیزہ تھامے آئے۔ جب اسعدؓ بن زرارۃ نے اسیدؓ بن حضیر کو آتے دیکھا تو مصعبؓ کو کہا یہ بنو عبدالاشہل کے سردار ہیں ذرا نرمی سے ان کو پیغام حق پہنچائیں۔ اسیدؓ بن حضیر نیزہ تھامے کھڑے کھڑے گالیاں دینے لگ گئے اور کہنے لگے تم ہمارے کمزور افراد کو بیوقوف بناتے ہو اگر تمہیں جان عزیز ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ مصعبؓ نے پورے سکون سے کہا آپ اگر تشریف رکھیں تو مَیں کچھ عرض کروں۔ اگر آپ کو میری بات اپیل کرے تو قبول کریں اگر پسند نہ ہو تو آپ جیسے چاہیں کریں۔ اسیدؓ نے کہا تم نے بات تو انصاف کی کی ہے چنانچہ اسیدؓ اپنا نیزہ زمین میں گاڑ کر بیٹھ گئے اور مصعبؓ کی بات سُننے لگے مصعبؓ نے پہلے تو قرآن مجید کی تلاوت کی پھر اس کی تشریح کی اور اسلام کی تبلیغ کی۔

مصعبؓ دیکھ رہے تھے کہ اسیدؓ کے چہرہ سے غصہ کے آثار دُور ہو رہے تھے اور خشونت کی جگہ اطمینان کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ اور جب انہوں نے زبان کھولی تو کہا یہ بہت عمدہ کلام ہے پھر کہا جب کسی کو تم اسلام میں داخل کرتے ہو تو کیا کرتے ہو۔ مصعبؓ نے بتایا۔ چنانچہ مصعبؓ کے بتلانے پر اسیدؓ نے غسل کیا صاف کپڑے پہنے اور اللہ کی توحید اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی۔ دو رکعت نفل ادا کئے۔ پھر مصعبؓ اور اسعدؓ بن زرارہ سے کہا میرے ساتھ ایک اور بھی آدمی ہے اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اُس کا سارا قبیلہ مسلمان ہو جائے۔ مَیں جاتا ہوں اور اُس کو لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ سعد بن معاذ کی طرف روانہ ہوئے سعدؓ بن معاذ نے اُنہیں آتے دیکھا تو چہرہ کے آثار چڑھاؤ سے پہچان گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا بخدا اسیدؓ بن حضیر کا چہرہ وہ نہیں رہا قریب آئے تو سعد نے پُوچھا کیا کر آئے ہو۔ اسیدؓ نے جواب دیا مَیں نے ان سے بات کی ہے اس کے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں اور مَیں نے انہیں منع بھی کیا تھا۔ پھر سعد سے مخاطب ہو کر کہا مَیں نے سُنا ہے کہ بنو حارثہ تمہارے خالہ زاد بھائی اسعدؓ بن زرارہ کو قتل کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ اِس پر سعدؓ نے بھی نیزہ سنبھالا اور جہاں مصعبؓ اور اسعدؓ تھے وہاں گئے اور جاکر دونوں کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا اور اسعدؓ سے کہا اگر تمہاری مجھ سے قرابت داری نہ ہوتی

تو تمہیں اِس تبلیغ کی جرأت نہ ہوتی۔ اب پھر اسعدؓ بن زرارہ نے مصعبؓ سے کہا کہ سعدؓ بنو اشہل کے سردار ہیں اگر یہ اسلام لے آئیں تو ان کے قبیلہ سے کوئی پیچھے نہیں رہے گا۔ مصعبؓ نے سعدؓ سے عرض کیا اگر آپ تشریف رکھیں تو کچھ عرض کروں۔ اگر آپ کو پسند آئے تو قبول کر لیں ورنہ جس طرح آپ چاہیں کریں۔ چنانچہ سعد نے نیزہ زمین پر گاڑ دیا اور بیٹھ گئے۔ مصعبؓ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ قرآن کا سُننا تھا کہ چہرہ کا رنگ بدلنے لگ گیا اور پھر یہ بُت بھی رام ہو گیا۔ پھر پوچھا جب کوئی مسلمان ہونا چاہے تو تم کیا کرتے ہو۔ مصعبؓ نے بتلایا نہا دھو کر اللہ کی توحید اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے۔ چنانچہ یہ اسلام لائے اور اپنا نیزہ سنبھالے اپنے قبیلہ میں آئے اور پوچھا اے بنی عبد الاشہل میرے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا تم ہمارے سردار ہو۔ ہم میں سب سے افضل ہو۔ ہمارے اِتحاد کی علامت ہو۔ ہماری بہبود کے امین ہو۔ اِس پر سعد نے کہا پھر تم میں سے کسی سے مَیں بات نہ کروں گا جب تک تم ایمان نہ لاؤ۔ چنانچہ اُس دن کا سُورج غروب نہ ہُوا تھا کہ بنو عبد الاشہل کے ہر گھرانہ میں سے مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کر لیا یہ پُرمسرت نظارہ دیکھ کر مصعبؓ اور اسعدؓ پھر یہاں سے اسعد کے گھر لَوٹ گئے اور تبلیغ اسلام میں مصروف ہو گئے۔ (ابنِ ہشام جزو دوم صفحہ ۲۹۲ تا ۲۹۷)

اندازِ تبلیغ

مصعبؓ اور زرارہؓ کے اِس طرزِ عمل سے صحابہؓ کے اندازِ تبلیغ پر روشنی پڑتی ہے۔

(۱) تبلیغ ہر حالت میں کرنی ہے ع
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اِسلام نہ ہو

(۲) گھروں میں پھر پھر کر قرآن کی تعلیم دیں۔

(۳) تبلیغ میں بُنیاد قرآن کو بنائیں کہ اِس سے مؤثر کلام اور دلیل اَور کیا ہے اور بعض دفعہ خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت دل کے پار اُتر جاتی ہے۔

(۴) اشتعال کے بالمقابل تحمّل اور بُردباری اختیار کیجئے۔ نسیمِ دعوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس پر بڑا زور دیا ہے اور اِس حد تک فرمایا کہ مخالف کے بالمقابل تمہاری آواز دھیمی ہو۔

(۵) تبلیغ میں مقابل کی سختی سے مایوس نہ ہو کہ بسا اوقات پتھروں سے پانی جاری ہو جاتا ہے۔ اور ظلم پر اُٹھنے والے ہاتھ مددگار ہو جاتے ہیں۔ کیا خوب فرمایا مصلح موعودؓ نے ؎

تم دیکھو گے کہ انہیں میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے

(۶) جس قبیلہ یا ذات یا افراد میں تبلیغ کرنی ہو اُن کے رشتہ داروں کو ساتھ لے جائیں کہ رشتہ داری اور قرابت داری کا بھی ایک گونا لحاظ ہوتا ہے۔

(۷) تبلیغ کے ساتھ جماعتی تنظیم اور تربیت

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ جاپانی زبان کے متعلق

(میجر عبد الحمید (ریٹائرڈ) سابق مبلغ جاپان و امریکہ)

جاپانی زبان دُنیا میں مشکل ترین زبان سمجھی جاتی ہے بالخصوص جاپانی رسم الخط میں پڑھنا اور لکھنا تو بہت ہی مشکل ہے۔ جاپانی زبان اُردو، عربی، فارسی، انگریزی یا اور کئی زبانیں جو دُنیا میں رائج ہیں کی طرح حروفِ تہجی سے نہیں لکھی جاتی بلکہ ہر لفظ کے لئے ایک شکل وضع کی ہوئی ہے ان شکلوں کے ڈالنے سے مضامین یا کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ شکلیں ڈال کر مضمون لکھنے کو (KANJI) کانجی 漢字 کہتے ہیں اس کا مطلب ہے "چینی حروف" 'کان' چین کا پُرانا نام ہے اور 'جی' کا مطلب ہے 'حروف' یا 'حروف'۔ جاپانی زبان میں ایک اَور خصوصیّت ہے کہ ایک ہی لفظ واحد کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور جمع کے لئے بھی جیسا کہ 'جی' کا لفظ 'حرف' کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور 'حروف' کے لئے بھی۔ کہتے ہیں چار ہزار سال قبل چین نے یہ انوکھا رسم الخط ایجاد کیا تھا اور دو ہزار سال قبل جاپان نے یہ رسم الخط چین سے مستعار لیا تھا۔ اگرچہ شروع شروع میں چینی رسم الخط کی بنیاد اشیاء کی تصویروں پر رکھی گئی تھی مگر آج کل استاد جاپانی سکھاتے وقت اس تردّد میں نہیں پڑتے کہ "کانجی" کے موجودہ الفاظ ابتداء میں کس صورت میں لکھے جاتے تھے۔ طالبعلموں کو مختلف الفاظ کی شکلیں اور ان کے تلفّظ زبانی یاد کرائے جاتے ہیں۔ مثلاً

کامی 神	خدا
کامی 紙	کاغذ

جاپانی زبان میں کانجی حروف کے اکثر ایک سے زیادہ تلفّظ ہوتے ہیں مثلاً 神 کے لفظ کے تین تلفّظ ہیں (۱) کامی۔ شِن۔ جِن۔ مفرد کے طور پر اگر اِس لفظ کو استعمال کیا جاوے تو اس کا تلفّظ کامی ہوگا مگر مرکّب کی صورت میں اس کا تلفّظ جِن یا شِن ہوگا۔ مثلاً

تو	شِن
道	神
	شنتو

جس کا مطلب ہے خدا کا راستہ۔ جاپان کا اصلی مذہب شنتو ہے مگر اِس کے باوجود انہیں خدا کا تصوّر نہیں۔ یہاں خدا سے مُراد بُت ہے یا دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لفظوں میں بُتوں کا راستہ۔ کانجی رسم الخط کئی ہزار الفاظ پر مشتمل ہے مگر اس زبان کو سلیس بنانے کی غرض سے دوسری جنگِ عظیم کے بعد جاپان کی وزارتِ تعلیم نے ۱۸۵۰ الفاظ منظور کئے ہیں اور اخبارات، رسالہ نویس اور کتابوں کے مصنفوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ حتی الوسع ان منظور شدہ الفاظ کے اندر اندر مضامین لکھا کریں۔ چنانچہ سکولوں میں مندرجہ ذیل طریق سے کانجی کے الفاظ پڑھائے جاتے ہیں:۔

پہلی جماعت	۴۶	الفاظ
دوسری جماعت	۱۰۵	الفاظ
تیسری جماعت	۱۸۷	الفاظ
چوتھی جماعت	۲۰۵	الفاظ
پانچویں جماعت	۱۹۴	الفاظ
چھٹی جماعت	۱۴۴	الفاظ
	۸۸۱	الفاظ

باقی کلاسوں میں ۹۶۹ الفاظ پڑھائے جاتے ہیں۔ یہ کل ۱۸۵۰ الفاظ ہوئے جو ہائی کلاس تک پڑھائے جاتے ہیں۔ وزارتِ تعلیم نے یہ بھی ہدایت کر رکھی ہے کہ جاپانیوں کے نام بھی حتی الوسع ان منظور شدہ الفاظ میں سے رکھے جائیں۔ ان کے علاوہ ناموں کے لئے ۹۲ مزید الفاظ بھی منظور کئے گئے ہیں۔ مفرد حروف کی تعداد اگرچہ ۱۸۵۰ تک محدود ہے مگر مختلف تلفظ ہونے کی وجہ سے مرکب حروف کو یاد کرتے وقت ان کی تعداد کئی ہزار ہو جاتی ہے۔ راقم الحروف نے بھی ہائی کلاس کے اسٹینڈرڈ کی جاپانی زبان سیکھ کر ڈگری لی ہوئی ہے لیکن یہ سب الفاظ یاد نہیں رہتے اس لئے لکھتے اور پڑھتے وقت ڈکشنری کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔

چین نے جو شروع شروع میں کانجی کے حروف بنائے ان کی ایک مثال یہاں تحریر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ ان کے خیال میں سورج کی شکل یوں بنتی ہے ⊙ تو یہ لفظ انہوں نے سورج کے لئے وضع کیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ شعاعوں کے لکھنے میں زیادہ وقت لگتا ہے تو شعاعوں کے بغیر تصویر ڈال دی جو یوں دکھائی دینے لگی ○ اور یہ گول دائرہ جس کے وسط میں ایک نقطہ سے سورج کے لئے لفظ وضع کیا گیا پھر یہ شکل آہستہ آہستہ یوں لکھی جانے لگی ☰ اس شکل سے آج تک چینیوں کی زبان میں بھی اور جاپانیوں کی زبان میں بھی سورج بھی اور دن بھی مراد لیا جاتا ہے۔ جاپان کانجی میں یوں لکھا جاتا ہے 日 نی ہان اور جاپانی زبان میں اس کا تلفظ حسبِ ذیل ہے:۔

نِپّان (NIPPON) نی ہان یا (NIHON) جس کا مطلب ہے THE ORIGIN OF THE SUN سورج کی ابتداء۔

جاپانیوں نے کانجی حروف چین سے مستعار تو لئے تھے مگر جاپانی گرائمر کی مختلف ترکیبوں کو ظاہر کرنے میں دقت محسوس کرتے تھے لہذا انہوں نے حروفِ تہجی کی طرح کچھ حروف ایجاد کر لئے لکھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اِس طریق کو "کاتا" کہتے ہیں۔ وہ الفاظ جو جاپانی ہیں ایک طریق سے لکھے جاتے ہیں جنہیں "ہیراگانا" کہتے ہیں اور جو غیر ملکی الفاظ ہیں وہ اَور طریق سے لکھے جاتے ہیں انہیں "کتاکانا" (KATAKANA) کہتے ہیں۔ مثلاً

ホウヤ ＊ ほん =

کورے وا ہُن دِس

ترجمہ۔ یہ ایک کتاب ہے۔ اِس فقرہ میں ＊ ہُن جس کا مطلب کتاب ہے کانجی میں ہے باقی حروف ہیراگانا میں ہیں۔ اِسی طرح میرا نام کَتَا کانا میں لکھا جائے گا

"ハ ハ ハ" دَر عَبْدُرُو حمیدو

جاپانی زبان میں ایک اَور خصوصیت ہے کہ سوائے نون کے آخری حرف ساکن نہیں ہوتا لہذا کَتَا کانا میں اُوپر لکھا ہُوا میرا نام یوں پڑھا جائیگا عَبْدُرُو حَمِیْدو۔

جاپانی زبان میں لام کا حرف نہیں ہے۔ اس کی بجائے ر کا حرف ہے۔ اِس لئے عبدل کی بجائے عَبْدُرُو لکھا جاتا ہے اور اسی تلفّظ سے بولا بھی جاتا ہے۔ جاپانی زبان میں شد کے لئے بھی "کَتَا کانا" اور "ہیراگانا" میں حرف موجود ہے۔ مثلاً اللہ کو یوں لکھا جاتا ہے

ッラー دَر اَلرَّاء

یہ اِس لئے ہے کہ ل کی بجائے ر کو استعمال کیا جاتا ہے۔ کَتَا کانا میں شد کے لئے جو لفظ استعمال کیا جاتا ہے اسے یُوں نہ لکھا جاتا ہے۔

اللہ کو ایک اَور طریق سے بھی لکھا جاتا ہے ッラー جو دراصل اَدُورا ہے مگر اسے پڑھیں گے اَلرَّاء۔

مدینہ منوّرہ میں اوّلین مبلّغ

(بقیہ صفحہ ۷)

کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے کہ مصعبؓ گھروں میں جا کر قرآن بھی پڑھاتے اور جمعہ کے لئے تنظیم کی اور حضورؐ کی اجازت سے جمعہ مدینہ میں ہی ادا کیا گیا۔

(۸) تربیتی اجلاس کے بعد اگر احباب کی ضیافت کیلئے کچھ پیش کیا جائے تو یہ سُنّت سلفِ صالحین ہے۔

(۹) ناز و نعمت میں پلے ہوئے نوجوان بھی جب تک مشقّت اور سخت کوشی کے عادی نہیں بنیں گے تبلیغ مؤثر نہیں ہوگی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا ؎

مردوہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو

(۱۰) تبلیغ کیلئے کبھی گھر بار اور اہل و عیال اور ماں باپ کو بھی چھوڑنا ہوگا ٭

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادوں کے چراغ — ایک عبرتناک واقعہ

(از مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلّغ مغربی افریقہ و ملیشیا)

بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانوں میں سے یہ بھی ایک بڑا احسان ہے کہ انسان پر جو گذرتی ہے وہ بھول سکتا ہے اور صدموں اور دُکھوں کا بھاری سے بھاری بوجھ بھی وقت کے ساتھ ہلکا ہو جاتا ہے اور انسان آخر کار انہیں بھُول جاتا ہے۔ تاہم اِس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان کو کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ بعض لوگ ایک مرتبہ کوئی کتاب یا مضمون پڑھ لیں تو اس کا سارا مضمون پُورے کا پورا اُنہیں یاد رہتا ہے ہمارے انگریز بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلّغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے غضب کی یادداشت عطا فرمائی ہے۔ لندن میں ۱۹۴۹ء کے دَوران جب لندن مشن میں ہم اکٹھے تھے وہ بعض دفعہ پچیس تیس چیزوں کے نام یا حسابی لمبی لمبی رقمیں سُنکر اُسی ترتیب کے ساتھ اُسی وقت سُنا دیتے تھے۔ تاہم بعض واقعات اور حادثات انسان کو ایسے بھی پیش آتے ہیں کہ ان کا نقش دل اور ذہن پر اور کبھی جسم پر بھی ہمیشہ رہتا ہے مگر اس میں ذہانت کی خاص تیزی یا اچھائی کا دخل نہیں ہوتا خصوصاً ایسے واقعات جو تائیدِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور غیر معمولی نصرت کے حامل ہوں۔

اِسی قسم کا ایک عجیب واقعہ اِس عاجز راقم الحروف کے ساتھ آج سے تقریباً ۳۶ سال قبل سیرالیون مغربی افریقہ میں پیش آیا جو کہ تائیدِ الٰہی اور صداقتِ احمدیت کا ایک واضح نشان ہے اور جس کا اثر یا کسک اب بھی گاہے گاہے مجھے اپنے چہرہ کے ایک حصّہ پر جب محسوس ہوتا ہے تو دل میں اِس خیال سے خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس ادنیٰ خادم اور سراپا گنہگار کی آنکھیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضور علیہ السلام کے ساتھ وابستگی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کے طفیل ایک بدترین اور ہٹے کٹے دشمن کے حملہ کی زد سے محفوظ رکھیں۔ خاکسار کے چہرہ پر بائیں آنکھ کے ایک طرف ایک چھوٹی سی شریان تقریباً ۳۶ سال سے بعض دفعہ بغیر کسی محرّک کے کچھ پھُول کر ایک دو روز کے لئے درد کا باعث بن جاتی اور ساتھ ہی ایک حادثہ یاد دلا جاتی ہے جو

۱۹۴۴ء میں خاکسار کو قصبہ مگبورکا (MAGBURAKA) میں پیش آیا جہاں خاکسار اُن دنوں احمدیہ دارالتبلیغ اور احمدیہ سکول کی عمارتیں بنوا رہا تھا۔ دارالتبلیغ کی عمارت کا ٹھیکہ ایک لوکل شخص کو دیا گیا جو چند دنوں کے بعد باوجود پیشگی کافی رقم لینے کے عمارت ادھوری چھوڑ کر وہاں کے عیسائی مشن میں کام پر لگ گیا۔ مَیں نے اپنا وہ کام کسی اَور سے مکمل کروالیا اور اُس شخص سے بقیہ رقم بھی واپس طلب نہ کی لیکن اُسنے عیسائی سربراہوں کو یہ تأثر دیا کہ گویا ہم نے اُس کی ناتجربہ کاری سے فائدہ اُٹھا کر ٹھیکہ کی رقم سے بہت زیادہ کام اُسے دے دیا تھا۔ ایک مرتبہ وہ دوبارہ بھی ہمارا کام پورا کرنے کے لئے ہمارے پاس آیا مگر مَیں نے اُسے مُنہ نہ لگایا اور کہا کہ وہ پہلے ہماری جماعت کے افریقن صدر صاحب سے جاکر بات کرے اگر وہ رضامند ہوں تو اسے کام دیا جائے گا مگر وہ مجھے گالیاں دیتا ہُوا لَوٹ گیا۔

پادریوں کی طرف سے انگیخت

اُن ایّام میں ہمارے نئے سکول کی وجہ سے وہاں کا عیسائی مشن ہماری شدید مخالفت کر رہا تھا کیونکہ ان کے بہت پُرانے سکول سے بہت سے مسلمان اور کچھ عیسائی بچّے نکل کر ہمارے سکول میں آ داخل ہوئے تھے۔ اُس زمانہ میں افریقن عموماً کسی غیر ملکی پر دست درازی کی جرأت نہیں کرتے تھے مگر وہاں کے امریکن پادری کی انگیخت پر ایک روز بعد عصر وہی معمار نوجوان ایک لوہے کی سلاخ ہاتھ میں لئے بڑے وحشیانہ انداز میں ہمارے مشن کی طرف آیا اور راستے میں دو احمدی دکانوں کے آگے سے چیلنج کے رنگ میں اُنہیں یہ کہتا ہُوا گزرا کہ آج مَیں تمہارے ہندوستانی مبلّغ کی آنکھیں پھوڑنے اور اُسے اندھا کرنے جا رہا ہوں۔ مگر احمدی بھائی اُسے محض ایک مخالفانہ بڑ سمجھ کر اسکی طرف متوجہ بھی نہ ہوئے۔

اس وقت احمدیہ دارالتبلیغ مگبورکا میں میرے ساتھ صرف دو تین چھوٹے بچّوں کے سوا اَور کوئی نہیں تھا اور سکول ٹائم بھی ختم ہو چکا تھا۔ مَیں مشن کے بڑے کمرے میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اُس شخص نے باہر کھلے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر حسبِ دستور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ مَیں نے اس کے لہجہ اور قرائن سے اس کی بُری نیّت کو بھانپ کر اجازت نہ دی اور جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ بند کرنا چاہا مگر اُس نے دونوں دروازوں کو مجھے یہ کہتے ہوئے زور سے کھول دیا کہ "آج تم میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے اور مَیں اِس لوہے سے تمہاری آنکھیں پھوڑ کے لوٹوں گا"۔ یہ مجھے اب تک پتہ نہیں چلا کہ اس نے محض آنکھوں کا ذکر کیوں کیا تھا۔ اُس کا قد مجھ سے کافی بڑا تھا۔ مَیں یکدم اُس کی کمر سے چمٹ گیا اور دونوں ہاتھوں سے اسے زور سے پکڑ لیا۔ وہ اُس لوہے کو میرے چہرے پر خصوصاً آنکھوں کی سمت مارتا رہا مگر مَیں اپنا سر اِدھر اُدھر کر کے اپنا بچاؤ کر لیتا۔ اُس کا وار کبھی میرے کندھوں پر اور کبھی کمر اور سر پر پڑتا رہا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہم گتھم گتھا ہو کر ایسی صورت ہوتی رہی کہ وہ کسی ہاتھ سے کھلے طور پہ زور دار وار نہ کر سکتا تھا اور اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے میں اُس دشمن کے ہاتھوں شدید زخمی ہونے سے بچ گیا اور میری آنکھیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہیں۔ ایک مرتبہ اس نے مجھے گرا بھی لیا مگر اس حالت میں بھی اس کی کمر میرے بازوؤں کی لپیٹ میں اِس طرح تھی کہ اس کا دایاں بازو بھی میرے قابو میں تھا۔ اس کے باوجود میرے سر اور دونوں کنپٹیوں اور آنکھوں کے درمیان اور چہرہ پر بائیں آنکھ کے نیچے بھی کافی زخم آگئے اور میرے کپڑے خون سے بھر گئے۔

عدالتی سزا اور عبرتناک انجام

ہمارا مشن ہوس قصبہ سے ایک ڈیڑھ فرلانگ باہر دریا کے راستہ پر تھا۔ اُن بچوں کے شور مچانے پر جلد ہی وہاں سے گذرنے والے بعض لوگ آگئے اور انہوں نے اُس حملہ آور کو پکڑ کر باہر نکالا اور مجھ سے افسوس اور ہمدردی کر کے اس کے خلاف مقدمہ ہونے کی صورت میں گواہی دینے کی پیشکش کی۔ بعد میں احمدی دوست بھی آ گئے۔ بعض احمدی نوجوانوں نے اُسی وقت اُس سے بدلہ لینے کی ٹھانی مگر میں نے انہیں سختی سے منع کر دیا۔ اُدھر اُس حملہ آور نے عیسائیوں کے اُکسانے پر وہاں سے پندرہ میل پر انگریز ڈسٹرکٹ کمشنر کے پاس پہنچ کر میرے خلاف یہ مقدمہ کر دیا کہ میں نے اس پر حملہ کیا ہے۔ حالانکہ وہ موقع پر بعض لوگوں کے سامنے اعتراف کر چکا تھا کہ میں احمدی مبلغ کی آنکھیں پھوڑنے کی نیت سے آیا تھا اور کچھ بھی ہو میں ایسا کر کے چھوڑوں گا کیونکہ اِس انڈین نے آ کر ہمارے شہر کے عیسائیوں اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔ احمدی بھائیوں نے اُس شخص پر مقدمہ کرنا چاہا مگر میں نے اُنہیں سمجھایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا حکم اور نمونہ یہی ہے کہ خواہ کوئی زیادتی بھی کرے حتی الوسع مقدمہ کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ اِس لئے ہمیں اِس زیادتی کا معاملہ خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہم یہاں مقدموں پر وقت ضائع کرنے نہیں آئے بلکہ خدمتِ اسلام اور خدمتِ خلق ہمارا کام ہے۔ تاہم اس دوران موقع پر موجود غیر احمدی لوگوں نے جا کر لوکل پیرا ماؤنٹ چیف کو سارا واقعہ بتا دیا۔ چنانچہ دوسرے روز اُس شخص کو لوکل عدالت میں طلب کر لیا گیا اور میری طرف نمائندہ بھیج کر چیف نے حکماً میرا بیان بھی قلمبند کروایا۔ نیز دوسرے گواہوں کو بھی عدالت میں طلب کر لیا چنانچہ ساری تحقیقات کے نتیجہ میں چیف کی عدالتی مجلس نے اُس شخص کو پندرہ پونڈ جرمانہ اور ایک ماہ جیل کی سزا دی۔ یہ رقم اُس حملہ آور سے وصول کر کے چیف نے علاج معالجہ کے لئے میری طرف ارسال کی مگر میں نے انہیں واپس کر دی۔ اِس کے بعد ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے بھی یہ سُنکر کہ لوکل پیرا ماؤنٹ چیف نے اِس مقدمہ کی چھان بین اور فیصلہ کر دیا ہے اپنی عدالت سے اِس مقدمہ کو خارج کر دیا۔ چونکہ یہ شخص مسلمان ہوتے

ہوئے ہمارے خلاف عیسائیوں کا آلۂ کار بنا اور صریح
زیادتی اور ظلم کا مرتکب ہوا تھا اور حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے خلاف بھی سخت زبان درازی کرتا رہا
تھا اور کسی ندامت کے اظہار سے بھی قاصر رہا اس لئے
باوجود لوکل نواب کی عدالت سے سزا پانے کے اللہ تعالیٰ
کی گرفت سے بھی وہ بچ نہ سکا چنانچہ حادثہ کے ایک
ڈیڑھ ماہ کے اندر وہ سِل جیسے مُوذی مرض کا بُری
طرح شکار ہو گیا جس نے اس کے مضبوط و تنومند جسم
کو تین چار ماہ کے اندر اندر بیکار کر دیا۔ سارے
شہر میں باتیں ہونے لگیں کہ وہ احمدیوں پر زیادتی
کرنے کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا پا رہا
ہے اور آخر کار چھ ماہ کے اندر اندر وہ دوسروں
کے لئے درسِ عبرت چھوڑتا ہوا راہیٔ ملکِ عدم
ہوا۔ اُس کی زندگی کے آخری ایام میں اُس کے
عزیز رشتہ دار جماعتِ احمدیہ مگبورکا کے
صدر صاحب کو ساتھ لے کر میرے پاس آئے
اور بڑی ندامت اور عجز سے اُس شخص کے لئے
معافی اور دعا کے طالب ہوئے جس پر اُس کی
صحت کے لئے مسجد میں اجتماعی دعا بھی کی گئی مگر
اللہ تعالیٰ کو جو منظور تھا عبرتناک طور پر وہی
اُس کا انجام ہو گیا۔

فَاعْتَبِرُوْا
يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ

تبصرہ:۔

اجمالی تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

عبد الباری صاحب قیوم شاہد ایم۔اے نے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا تعارف کتابی صورت
میں پیش کیا ہے۔ کتاب قریباً سوا تین صد صفحات پر مشتمل
ہے۔ فاضل مصنّف نے کافی محنت سے حضور علیہ السلام
کی ہر کتاب کا تعارف پیش کرتے ہوئے سنِ تصنیف،
وجہ تصنیف اور کتاب کے مضمون کا خلاصہ پیش کیا
ہے۔ اُمید ہے ناظرین کے لئے کتاب کا مطالعہ مفید
ہوگا بالخصوص اُن طلباء کے لئے جن کے لئے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی کتب نصاب میں شامل ہیں۔
ملنے کا پتہ:۔ قیوم اکیڈیمی $\frac{9}{18}$ دار الرحمت وسطی ربوہ

(غلام باری سیف)

اپنے بچّوں میں صحیح اِسلامی شعور پیدا کرنے اور
انہیں دینی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے

ماہنامہ
تشحیذ الاذہان ربوہ

کی خریداری قبول فرمائیے!
رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے۔
(منیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

سیرالیون کے چیف گمانگا اللہ کو پیارے ہوگئے

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ سیرالیون)

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ پر عمل کرتے ہوئے عاجز اپنے چند عینی مشاہدات پیش کرتا ہے۔

میری پہلی ملاقات چیف گمانگا سے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر ربوہ میں ہوئی اور آخری ملاقات بھی ربوہ میں ہی جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء کے موقع پر ہوئی۔ ان چار سالوں میں مجھے سیرالیون جانے اور ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔ میں نے انہیں ہمیشہ ہی مُسکراتے پایا جس پر میں انہیں کہا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ہمارے چہروں سے ہماری مسکراہٹیں کوئی نہیں چھین سکتا" پر خوب عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔ ان کی یہ خوبی حدیثِ نبویؐ کے مطابق ان کے ایمان کی نشانی تھی جو احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر انہیں پیدا ہو گیا تھا۔

دوسری بات جس کا بار بار مشاہدہ کرنے کا مجھے موقع ملا وہ ان کی خلافت سے بے پایاں محبت تھی۔ کتنا ہی مشکل موقع ہو اور حالات صبر آزما ہوں جونہی حضرت خلیفۃ المسیح کا کوئی ارشاد پہنچا فوراً اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے تھے اور اس کو کامیاب کرنے کے لئے کوشاں ہو جاتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجسری حوبی نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدگی تھی جس کا وہ سفر اور حضر میں خوب خیال رکھتے تھے مجھے ان کی معیت میں سیرالیون کے انتہائی شمال و جنوب اور مشرق و مغرب میں سفر کرنے کے مواقع ملے ہیں۔ ہمارے بعض تبلیغی و تربیتی دَورے دس پندرہ دن تک جاری رہتے۔ ان دنوں عام نمازوں کے علاوہ تہجد کا بھی اہتمام رکھتے۔ پھر ان دعاؤں اور محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر میدان میں ہمیں کامیابی عطا فرما دیتا۔

سیرالیون میں اپنے کارناموں کی وجہ سے ایک مشہور و معروف ہستی تھے جس طرف بھی ہم جاتے ان کے دوست موجود ہوتے اور ہمارے کاموں میں آسانی پیدا ہو جاتی۔

چوتھی خوبی ان کی یہ تھی کہ وہ دعاؤں کی قبولیت پر پختہ یقین رکھتے تھے وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنی ذات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی دعاؤں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اِس سے بڑا ثبوت اَور کیا ہو سکتا ہے۔ پس وہ خود بھی دعائیں کرنے والے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کیا کرتے تھے۔

پانچویں خوبی یہ تھی کہ وہ نہایت خوشخط تھے اور اپنے مافی الضمیر کو بڑی اچھی طرح لکھتے تھے جس سے ہر قاری متاثر ہوتا تھا۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قُرب سے نوازے اور ان جیسے کئی اَور خادمِ احمدیت پیدا فرمائے۔

روزنامہ ربوہ

الفضل

ہمارا آپکا اور سب کا اخبار

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اِس کی توسیعِ اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

تبصرہ

تفسیر خاتم النّبیّین اور بزرگانِ سلف

۱۹۴۷ء کے جلسہ سالانہ پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے عنوانِ بالا کے تحت جو مفید تقریر فرمائی تھی اُسے نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ کتاب آفسٹ عمدہ کاغذ پر چھپوائی گئی ہے۔ ٹائیٹل دیدہ زیب ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّین ہیں۔ یہ اعزاز خدائے لم یزل نے قرآن میں آپؐ کو عطا کیا ہے خاتم النّبیّین کے مفہوم میں جزئی اختلاف کے باوجود تمام ائمہ کرام کا اتفاق ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض قیامت تک جاری ہے آپؐ سالارِ انبیاء ہیں، تمام انبیاء کی نبوت آپؐ کے فیض سے ہے۔

فاضل مصنّف نے پہلی صدی ہجری سے چودھویں صدی ہجری تک کے اہلِ حق کے کلام سے ثابت کیا ہے کہ خاتم النّبیّین کا جو مفہوم ان بزرگوں نے بیان کیا ہے وہ وہی ہے جو جماعتِ احمدیہ پیش کرتی ہے۔ کتاب اُن لوگوں کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے بہت مؤثر ہوگی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کا مسلک ختمِ نبوت کے بارہ میں کوئی الگ مسلک ہے۔ قیمت ۵۰/۲ روپے۔ (غلام باری سیف)

جزائر فیجی میں

یومِ میلاد النبیؐ اور یومِ مصلح موعودؓ کے کامیاب جلسے

● آریہ پنڈت، مینیجر سناتن دھرم سکول، پرنسپل ہندو کالج اور کیتھولک پادری صاحبان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت ● ریڈیو فیجی اور اخبارات میں جلسے کی خبروں کی اشاعت ● مرکزی مبلّغین کے علاوہ مقامی اہلِ علم احباب کی تقاریر ● ریڈیو فیجی سے سیرت النبیؐ کے موضوع پر نشری تقریر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرّم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعت و مبلّغ انچارج جزائر فیجی)

ہم احمدی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ پیدائش کو بدعات، رسوم، جلوس اور راگ و رنگ کی محفلوں کی صورت میں منانے کے قائل نہیں البتہ ہم اس روز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ اور آپؐ کی مقدس زندگی کے حالات بیان کرنے کے لئے دُنیا بھر میں جلسے منعقد کرتے ہیں۔

جزائر فیجی میں امسال ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء کو یومِ میلاد النبیؐ اور یومِ مصلح موعودؓ کے دونوں مبارک ایام ایک ہی دن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکٹھا ہونے کی وجہ سے فیجی میں دونوں جلسے اکٹھے ناندی، لمباسہ، نسروانگا، جزائر فیجی کے دارالحکومت سوا میں پورے اہتمام اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے جن میں سینکڑوں احمدی احباب و خواتین کے علاوہ غیر از جماعت احباب اور غیر مسلم ہندو، سکھ، عیسائی اور مقامی احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے ریڈیو فیجی اور مقامی انگریزی پریس میں جلسے کے اعلانات نمایاں طور پر شائع کئے گئے اور مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۷۸ء کی شام کو ریڈیو فیجی سے خبروں کے معاً بعد سیرت النبیؐ کے موضوع پر خاکسار کی تقریر بھی نشر کی گئی جس سے تمام سامعین نے اچھا اثر لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ناندی

۱۸ فروری ۱۹۷۸ء کو پروگرام کے مطابق جزائر فیجی کے انٹرنیشنل ائیرپورٹ ناندی کے مقام پر جماعت کی "مسجد اقصیٰ" میں ویسٹرن ریجن کی تینوں جماعتوں ناروو، ناندی اور لٹوکہ کا مشترکہ جلسہ مغرب وعشاء کی اکٹھی باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے بعد خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں منظوم کلام سنائے جانے کے بعد مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک خطاب کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر عالی مقام منظر اتم الوہیت اور تاقیامت روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے تاقیامت زندہ نبی اور زندہ رسولؐ ہونا اور اس کے ثبوت میں نشانِ مصلح موعود کو تفصیل کے ساتھ ایک گھنٹہ کی تقریر میں پیش کیا جلسہ سے قبل تمام حاضرین احباب وخواتین کو کھانا بھی پیش کیا گیا

جلسہ لمباسہ

۲۰ فروری کو حسبِ پروگرام جزائر فیجی کے دوسرے بڑے جزیرہ میں لمباسہ کے مقام پر گورنمنٹ CIVIC کی تیار کردہ نئی عالی شان عمارت CENTRE میں جماعتِ احمدیہ لمباسہ کے زیرِ انتظام یوم میلاد النبیؐ اور یوم مصلح موعودؓ کے جلسے اکٹھے منعقد ہوئے جس میں غیر مسلم احباب میں سے آریہ پنڈت BHUWAL، آئرلینڈ کے FATHER PAUL کیتھولک پادری TIERNEY، بولیلیکا سناتن دھرم سکول کے مینیجر M. BRIJLAL اور بولیلیکا کالج کے پرنسپل RAM ACHAL صاحبان نے اپنی اپنی تقاریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصلاحی کارناموں کو بیان کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ، آپؐ کے بے نظیر عالی مقام اور روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے تاقیامت زندہ نبی و رسول ہونا اور اس کے ثبوت میں نشانِ مصلح موعود کو سوا گھنٹہ کی تقریر میں مؤثر رنگ میں پیش کیا جس سے نہ صرف احمدی احباب بلکہ غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب نے بھی نہایت اچھا اثر لیا خصوصیت سے کالج کے پرنسپل رام اچل صاحب نے اپنے کالج میں بھی لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا۔

اس جلسہ کی صدارت مکرم ممتاز علی صاحب مقبول بیرسٹر لوکل پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ لمباسہ نے کی اجلاس کے بعد مسجد ناصر میں تمام احباب وخواتین کو کھانا پیش کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ نسروانگا

۲۳ فروری کو جماعتِ احمدیہ نسروانگا کی مسجد میں نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ سیرۃ النبیؐ اور یومِ مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس میں خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ اِس جلسہ میں بھی احمدی احباب و خواتین کے علاوہ غیر مسلم احباب بھی شریک ہوئے۔ جلسہ کے بعد سب کو کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ سُوا

۲۶ فروری کو حسبِ پروگرام جزائر فیجی کے دارالحکومت SUVA کی نہایت اہم شاہراہ RATU MARA ROAD پر واقع عظیم مسجد فضلِ عمر میں عظیم جلسہ یوم میلاد النبیؐ اور یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس میں برادرم مکرم مولوی سجاد احمد صاحب، خالد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ، مکرم محمد شمس الدین صاحب لوکل پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ سُوا، مکرم حنیف اکبر صاحب، مکرم واحد کمال الدین صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ، عالی مقام، احسانات اور اِس زمانہ میں ظاہر ہونے والی آپؐ کی روحانی برکات کے عنوانات پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ اِس جلسہ میں احمدی احباب و خواتین کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی

مکرم محمد شمس الدین صاحب نے اپنی طرف سے تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا۔ جزاہ اللہ خیراً۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جزائر فیجی میں مذہبی آزادی کی بناء پر تمام مقامات پر جماعتِ احمدیہ کے جلسے تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے بہت مفید اور کامیاب رہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ لاہور
پر تشریف لاویں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰
رہائش ۶۲۹۳۰ ۔ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ
رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

حیات و وفاتِ مسیح ابنِ مریمؑ ——— (بقیہ صـ۳)

"ہم نے اپنے مخالف الرائے مولوی صاحبوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ممات کے بارے میں صرف ایک ہی سوال کیا تھا۔ اگر ایمان داری سے اِس سوال میں غور کرتے تو ان کی ہدایت کے لئے ایک ہی سوال کافی تھا مگر کسی کو ہدایت پانے کی خواہش ہوتی تو غور بھی کرتا۔ سوال یہ تھا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت دو جگہ توفّی کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہ لفظ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی قرآن کریم میں آیا ہے اور ایسا ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا میں بھی یہ لفظ اللہ جلّ شانہٗ نے ذکر فرمایا ہے اور کتنے اَور مقامات میں بھی موجود ہے اور ان تمام مقامات پر نظر ڈالنے سے ایک منصف مزاج آدمی پورے اطمینان سے سمجھ سکتا ہے کہ توفّی کے معنی ہر جگہ قبض رُوح اور مارنے کے ہیں نہ اَور کچھ۔ کتب حدیث میں بھی یہی محاورہ بھرا ہوا ہے۔ کتب حدیث میں توفّی کے لفظ کو صدہا جگہ پاؤ گے مگر کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ بجز مارنے کے کسی اَور معنے پر بھی استعمال ہوا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر ایک امی آدمی عرب کو کہا جائے کہ توفّی زیدٌ تو وہ اِس فقرہ سے یہی سمجھے گا کہ زید وفات پا گیا۔ خیر عربوں کا عام محاورہ بھی جانے دو۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی صحابیؓ آپ کے عزیزوں میں سے فوت ہوتا تو آپ توفّی کے لفظ سے ہی اس کی وفات ظاہر کرتے تھے اور جب آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو صحابہؓ نے بھی توفّی کے لفظ سے ہی آپؐ کی وفات ظاہر کی۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کی وفات حضرت عمرؓ کی وفات غرض تمام صحابہؓ کی وفات توفّی کے لفظ سے ہی تقریراً تحریراً بیان ہوئی اور مسلمانوں کی وفات کے لئے یہ لفظ ایک عزّت کا قرار پایا تو پھر جب مسیح پر یہی وارد ہوا تو کیوں اس کے خود تراشیدہ معنے لئے جاتے ہیں۔" (اتمام الحجۃ صـ۲)

"اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض رُوح اور وفات دینے کے کسی اَور معنوں پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصّہ ملکیّت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔"

(ازالہ اوہام صـ۵۰۳)

کلام الامام امام الکلام

وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام

(منقول از "ازالہ اوہام" حصّہ دوم تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابنِ مریم مر گیا حق کی قسم ❊ داخلِ جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اُس کو فرقاں سر بسر ❊ اُس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے ❊ ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے
کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں ❊ یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں
عہد شُد از کردگارِ بے چگوں ❊ غور کن در اِنّھُم لَا یَرْجِعُوْن
کیوں تمہیں انکار پر اصرار ہے ❊ ہے یہ دیں یا سیرتِ کفّار ہے
بر خلافِ نص یہ کیا جوش ہے ❊ سوچ کر دیکھو اگر کچھ ہوش ہے
کیوں بنایا ابنِ مریمؑ کو خُدا ❊ سُنّتُ اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
کیوں بنایا اُس کو باشانِ کبیر ❊ غیب داں و خالق و حیّ و قدیر
مر گئے سب، پر وہ مرنے سے بچا ❊ اب تلک آتی نہیں اس پر فنا
مولوی صاحب! یہی توحید ہے ❊ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے؟
کیا یہی توحیدِ حق کا راز تھا ❊ جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا؟
کیا بشر میں ہے خدائی کا نشاں؟ ❊ الاماں ایسے گماں سے الاماں
ہے تعجّب آپ کے اِس جوش پر ❊ فہم پر اور عقل پر اور ہوش پر
کیوں نظر آتا نہیں راہِ صواب؟ ❊ پڑ گئے کیسے یہ آنکھوں پر حجاب؟
کیا یہی تعلیمِ فرقاں ہے بھلا؟ ❊ کچھ تو آخر چاہیئے خوفِ خدا
مومنوں پر کُفر کا کرنا گماں ❊ ہے یہ کیا ایماں داروں کا نشاں؟
ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ❊ دِل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلینؐ
شِرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ❊ خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے ❊ جان و دل اس راہ پر قربان ہے

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجرّبات

۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق

حبّ اٹھرا مکمل کورس پچیس روپے

نربیہ اولاد گولیاں مکمل کورس تیس روپے

زدجامِ عشق ایک ماہ کے لئے تیس روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

نگران۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے

ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروزپور روڈ

بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

ہر قسم کا سامان سائنس و اجی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۴۵۰۰۰

کو یاد رکھیں

منافع خیز انوسٹمنٹ

کراچی میں جائیداد خریدنے کا نادر موقع

اگر آپ اپنا روپیہ محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو کراچی میں جائیداد خرید لیجئے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ چند سالوں میں اُس جائیداد کی قیمت بہت بڑھ جائے گی۔ ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں۔

خورشید سنز نشانِ رحمت

نمبر A/2-202-2 بلاک P.E.C.H.S. 2

کراچی 29 فون 432776

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵ بی۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ سوٹنگ اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ ریزر ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۳۸۴۹

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

پاک ٹمبرز

۲۵۔ نیو کمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

فون دکان ۶۲۶۱۸

فون رہائش ۵۳۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کی

کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں

نیز

سلنسر بکس اور سلنسر پائپ

کیلئے

ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سپرنگ

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون ۳۱۱۳۶۳

آپ کو معلوم ہی ہے ؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کے لئے اب
اتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون نمبر ۶۳۸
نگران۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah